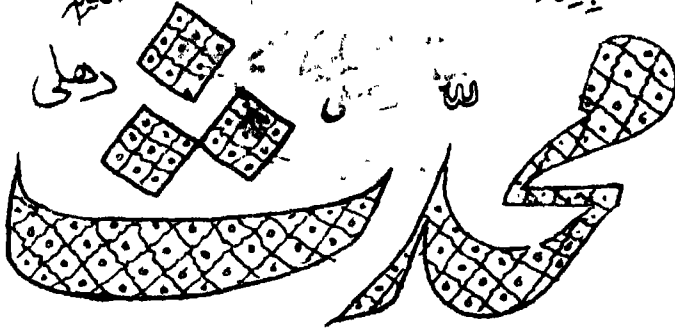


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِرَحْمَتِ اللّٰهِ الْوَعْدِ الْوَعْدِ الْوَعْدِ الْوَعْدِ



میر سید  
 نذیر احمد الموی  
 رحمانی

نگران اصول  
 مولانا عبد اللہ صدیقی  
 شیخ الحدیث

جلد ۱ ماہ جون ۱۹۳۹ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ نمبر ۲

## چند تازہ عبرت انگیز حوادث

جب آزادی اور حریت کی فضا میں رہ کر جذبات و احساسات بیدار ہوں تو ادنیٰ سے ادنیٰ اٹھ کر بھی انسان کو ہوشیار اور چوکنا رکھتی ہے۔ لیکن کسی خاص ماحول میں صدیاں گزر جانے کے بعد جب صرف علی ہی قومیں نہیں بلکہ سمجھنے بوجھنے اور جانچنے پہچاننے کی صلاحیتیں بھی سلب کر لی جائیں، تو بڑی سے بڑی چیز اور سخت سے سخت کڑک تو کجا، ہولناک ہولناک حکم کو بھی کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتا یہی حال آج ہمارا ہے۔ دولت و حکومت تو مدت ہوئی جا چکی، اور اسی کا اثر ہے کہ آہستہ آہستہ مذہب اور احساسات مذہب بھی دن بدن زوال پزیر ہیں۔ خدا کی طرف سے تنبیہات کا سلسلہ قائم ہے، لیکن افسوس، کوئی سننے والا کان، اور توجہ کرنے والا دل ہی نہیں۔ زندگی کا ہر لمحہ کسی نہ کسی قومی یا شخصی حادثے کو سامنے لا کر فاختہ بڑوایا اور لاکھ بھاری (اسے آنکھوں والے! ان واقعات اور حوادث کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر عبرت حاصل کرو) کی فطری آواز سے ہمیں اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دیتا رہتا ہے لیکن یہاں تو کفر و الحاد، غفلت و جمود کی مسموم ہواؤں نے ہمیں سن کر رکھا ہے پس احساس ہو تو کیونکر؟ اور حرکت ہو تو کیسے؟

۴

۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو عراق کے نوجوان فرمانروا شاہ غازی کا انتقال بغداد میں کتنی درد انگیز حالت میں ہوا۔ آپ اپنی موٹر کو خود ہی چلاتے ہوئے تیزی کے ساتھ اپنے شاہی محل کی طرف جا رہے تھے کہ یکایک موٹر ایک بجلی کے کھمبے کے ساتھ اس زور سے ٹکرائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور شاہ موصوف کا سر پھٹ گیا۔ آپ فوراً بیہوش ہو گئے۔ اور ڈاکٹروں کے ہزاروں عین کے باوجود اسی غشی اور بے ہوشی کے عالم میں صرف چالیس منٹ کے بعد آپ کی روح ہمدانہ گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہ

شاہ موصوف ۲۱ سال کی عمر میں اسی ۱۹۳۲ء ہی میں تخت نشین ہوئے تھے، لیکن اپنی حکومت کے اسی پانچ چھ سالہ دور میں